۷ر جون ۱۹۰۶ء "بذریعہ الہامِ الٰہی معلوم ہُوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں، یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے۔

(۱) بشیر الدّولہ (۲) عالَم کباب

یہ ہر دو نام بذریعہ الہامِ الٰہی معلوم ہوئے اور ان کی تعبیر اور تفہیم یہ ہے:-

(۱) بشیر الدّولہ سے یہ مُراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لئے بشارت دینے والا ہوگا۔ اُس کے پیدا ہونے کے بعد (یا اس کے ہوش سنبھالنے کے بعد) زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی اور گروہِ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا اور عظیم الشّان فتح ظہور میں آئے گی۔

(۲) عالَم کباب سے یہ مُراد ہے کہ اُس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی بُرائی بھلائی شناخت کرے دُنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دُنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اِس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالَم کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اِس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقّی کے لئے ایک نشان ہوگا بشیر الدّولہ کہلائے گا اور اِس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا عالَم کباب کے نام سے موسُوم ہوگا۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰ مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۷ر جون ۱۹۰۶ء "اِس کے بعد معلوم ہُوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں (۱) ایک شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہوگا (۲) دوسرے کلمۃ اللہ خان کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو ابتدا سے مقرر تھا اس زمانہ میں پُورا ہو جائے گا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پُوری ہو اور گذشتہ الہام اِٹ وارڈ اینڈ ٹو گرل اِسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے جس کے معنے ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔ کیونکہ میاں منظور محمد کی دو لڑکیاں ہیں اور جب کلمۃ اللہ پیدا ہوگا تب یہ بات پُوری ہو جائے گی ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ حاشیہ)

۱۹ر جون ۱۹۰۶ء "میاں منظور محمد صاحب کے اُس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہامِ الٰہی مفصلۂ ذیل معلوم ہوئے:-

(۱) کلمۃ العزیز (۲) کلمۃ اللہ خاں (۳) وارڈ (۴) بشیر الدّولہ (۵) شادی خاں (۶) عالَم کباب (۷) ناصر الدین (۸) فاتح الدین (۹) ھٰذَا یَوْمٌ مُّبَارَكٌ۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۱ر جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۲ مورخہ ۲۴ر جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

تفہیم وتشریح

حضور مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ نبی کی اجتہادی غلطی جائے عار نہیں ہوتی، جو اصل صورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اُسکو ظاہر کر دیا کرتا ہے (ملفوظات جلد ۵، صفحہ ۴۴۶) مندرجہ بالا الہامات کے متعلق بھی یہی اصول تاویل یعنی اصول ۷ امندرج پیش لفظ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فعل نے ثابت کر دیا کہ جو تاویل کی گئی تھی معاملہ ویسا نہیں ہے اور میاں منظور محمد کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ جو کچھ الہامات حضور کو اس بارے میں ہوئے وہ یقینی طور پر

پاک اور حق پر مبنی وحی تھی اور ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ ہاں یہ بات بھی عیاں ہے کہ اجتہادی غلطی ہوئی اور معاملہ کو ظاہر پر محمول کیا گیا۔
حضور مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ پیشگوئیوں کا اصل مُفسر خود زمانہ ہوتا ہے جس کے متعلق وہ ہوں (حوالہ اصول نمبر ۹، ملفوظات جلد ۷، ص ۳۴۵)
اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز پر جو اس معاملہ کی عقدہ کشائی فرمائی وہ یوں ہے کہ:
میاں منظور محمد خود مسیح موعودؑ ہی ہیں کیونکہ آپ محمد رسول ﷺ کے سب سے بڑھ کر منظور نظر ہیں۔ محمدی بیگم جماعت مسیح موعودؑ ہے اور بشیر الدولہ وہ روحانی بیٹا مسیح موعودؑ ہے جو کہ آپ کا نور واپس لیکر آپ کے مشن کی تکمیل کیلئے نازل ہوا۔ کئی گزشتہ تفسیری بیانات میں اس عاجز نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ پاک وجود حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت اور مسیح موعود ثانی ہیں۔
ایک مرتبہ رویا میں ۷۶۔۱۹۷۵ء کے قریب اس عاجز کی حضرت مرزا رفیع احمد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے تازہ غسل کیا ہوا تھا اور سفید لباس بمثل عمرہ کے لباس کے زیب تن تھے اور آپ کے سر کے بالوں اور چہرہ سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ میں ہی وہ ''بشیر الدولہ'' ہوں جس کی خبر حضرت مسیح موعودؑ نے دی تھی۔
اسطرح اللہ تعالیٰ نے ان بشارتوں کو جو میاں منظور احمد اور محمدی بیگم کے ہاں عظیم الشان فرزند پیدا ہونے کی تھیں اس عاجز پر کھول دیا کہ وہ سب صفاتی نام جو موعود فرزند کے لیئے تھے۔ اس ناچیز کے نزدیک حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کے متعلق ہیں۔ آپ کی پیدائش بروز جمعہ ۵ مارچ ۱۹۲۷ء ہوئی۔ حضرت آدمؑ اور حضور مسیح موعودؑ کی پیدائش بھی جمعہ کے دن ہوئی تھی اسطرح آپ کو بھی حضرت آدمؑ اور مسیح موعودؑ سے نسبت ہوگئی اور الہام مسیح موعودؑ میں ہے **یا آدم اسْکن انْت و زوجک الجنۃ** اس طرح بطور زوج حضور مسیح موعودؑ آپکو بھی آدمؑ سے نسبت ہوگئی۔
۱۹۳۸ء میں جب آپکی عمر ۱۱ سال ہوئی یعنی وہ عمر کہ جب بچہ کو اپنی بھلائی، برائی کی سمجھ کافی حد تک آجاتی ہے تو جنگ عظیم دوم کا آغاز ہو گیا جو کہ ۱۹۴۴ء تک جاری رہی اور جس میں دنیا پر بہت آگ برسی اور بہت تباہی آئی اسطرح آپ عالم کباب کے نام کے بھی مظہر ہوئے۔
آپ کو اللہ تعالیٰ نے رویا میں یہ بھی بتایا جیسا کہ آپ نے ایک خط میں مجھے تحریر فرمایا کہ آپ کو مسیح موعودؑ کی مدد کیلئے نازل کیا گیا اسلئے ناصر الدین کے نام کے بھی مصداق ہوئے۔
جیسا کہ گزشتہ بیان نمبر ۸۷ میں تحریر کیا گیا ہے کہ حضور مسیح موعودؑ کی چودھویں صدی ''آیت وار'' ہے اور حضرت مرزا رفیع احمد صاحب بطور مجدد صدی پندرہ یوم الاثنین ہیں یعنی سوموار اور حضور مسیح موعودؑ کا الہام گزشتہ بیان نمبر ۶۲ میں درج کیا گیا ہے ''**یوم الاثنین فتح اُلحنین**''۔ لہٰذا آپ فاتح الدین کے نام سے بھی موسوم ہوئے۔ اسی طرح ''ھٰذا الیوم مبارک'' نام کے بھی مصداق ہوئے کیونکہ آپ بمنزلہ مبارک نازل ہوئے اور حضور مسیح موعودؑ نے یُوم الاثنین کے لئے فرمایا تھا کہ ''**انزل فیک ارواح المبارکین**'' جیسا کہ بیان نمبر ۶۲ میں بیان کیا گیا ہے یعنی آپ قمر الانبیاء ہونے کے باعث بہت سی مبارک ارواح کے مثیل ہو کر نازل ہوئے۔ آپ شادی خان کے نام سے بھی موسوم ہوئے جیسا کہ گزشتہ بیان نمبر ۹۲ میں تشریح کر دی گئی ہے۔ آپ کلمۃ العزیز کے نام سے بھی موسوم ہوئے کیونکہ العزیز، قادر و مقتدر خدا نے آپ کو حضرت یوسفؑ، حضرت ایوبؑ اور حضرت مسیحؑ کا مثیل بنا کر اور یہ وعدہ دے کر کہ ''**جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفرو**'' اپنے اوپر فرض کر لیا ہوا ہے کہ وہ ظاہری طور پر بھی آپ کو غلبہ عطا فرمائے گا۔

آپ کلمۃ اللہ خان کے نام کے بھی مصداق ہوئے کیونکہ آپ کو مسیح علیہ السلام سے بھی مشابہت ہے اور اس بارے میں حضور مسیح موعودؑ کی پیشگوئی تھی کہ آپ کی ذریت میں سے یہ مرد آسمانی نازل ہوگا (روحانی خزائن جلد۳۔ ص۳۱۸)۔

آپ ''منصور'' والی پیشگوئی کے بھی مصداق ہوئے جو کہ ابوداؤد میں مذکور ہے اور حضور مسیح موعودؑ نے اس حدیث کی تصدیق کی ہے۔ اس لحاظ سے بھی کلمۃ اللہ ہوئے کہ ابتداء سے امر مقضیا کے تحت ان کا نزول مقدر تھا اور نبی پاک ﷺ نے آپ کی بشارت بھی دی تھی۔

اے وارڈ اینڈ ٹو گرلز ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔ ان الفاظ کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے اس عاجز پر یہ کھولی ہے کہ آپ کا واسطہ صبر آزمائی میں روحانی طور پر دو کمزور ظاہری خلفاء سے پڑے گا جن کے دور میں اس اولوالعزم ایوب احمدیت کو بہت اذیت پہنچائی جائیگی۔ ایک مرتبہ سن ۲۰۰۲ء میں جب کہ میں حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کے پاس حاضر تھا تو راقم نے آپ سے اس الہام کا تذکرہ کیا یعنی ایک کلمہ اور دو لڑکیاں تو آپ پر ایک نہایت جلالی کیفیت طاری ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ ''میں بفضل تعالیٰ مرد ہوں اور خلیفہ ثالث اور خلیفہ چہارم دونوں عورتیں ہیں''۔ یعنی روحانی طور پر کمزور وجود تھے۔

اسطرح اللہ تعالیٰ نے اس الہام یعنی ایک کلمہ اور دو لڑکیاں کی تعبیر مجھ پر مزید مستحکم طور پر کھول دی کیونکہ اس سے قبل یہ میرا قیاس ہی تھا کہ یہ لڑکیاں خلیفہ ثالث اور خلیفہ چہارم ہیں۔ فلحمد للہ۔ واللہ اعلم

نمبر۱۰۳ سال ۱۹۰۶ء تذکرہ ص ۵۵۰

فَلَا تَحْزَنْ عَلَى الَّذِىْ قَالُوْا اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۔ مَآ اُرْسِلَ نَبِىٌّ اِلَّآ اَخْزَى
ان باتوں سے کچھ غم مت کر کہ تیرا خدا ان کی تاک میں ہے۔ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا جس کے آنے کے ساتھ خدا نے اُن
بِهِ اللّٰهُ قَوْمًا لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۔ سَنُنَجِّيْكَ ۔ سَنُعْلِيْكَ ۔ سَاُكْرِمُكَ اِكْرَامًا عَجَبًا ۔
لوگوں کو رُسوا نہیں کیا جو اس پر ایمان نہیں لائے تھے ہم تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے اور مَیں تجھے ایسی بزرگی دونگا جس سے
اُرِيْحُكَ وَلَا اُجِيْحُكَ وَاُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا ۔ وَلَكَ نُرِيَ اٰيَاتٍ وَّنَهْدِمُ مَا
لوگ تعجب میں پڑیں گے مَیں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ اور تیرے لئے ہم بڑے بڑے
يَعْمُرُوْنَ ۔ اَنْتَ الشَّيْخُ الْمَسِيْحُ الَّذِىْ لَا يُضَاعُ وَقْتُهٗ ۔ كَمِثْلِكَ دُرٌّ
نشان دکھاویں گے اور ہم اُن عمارتوں کو ڈھادیں گے جو بنائی جاتی ہیں۔ تُو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ اور تیرے جیسا
لَّا يُضَاعُ ۔ لَكَ دَرَجَةٌ فِى السَّمَآءِ وَفِى الَّذِيْنَ هُمْ يُبْصِرُوْنَ ۔ يُبْدِىْ لَكَ الرَّحْمٰنُ
موتی ضائع نہیں ہوسکتا۔ آسمان پر تیرا بڑا درجہ ہے اور نیز اُن لوگوں کی نگاہ میں جن کو آنکھیں دی گئی ہیں خدا ایک کرشمۂ قدرت تیرے
شَيْئًا ۔ يَخِرُّوْنَ عَلَى الْمَسَاجِدِ ۔ يَخِرُّوْنَ عَلَى الْاَذْقَانِ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
لئے ظاہر کرے گا۔ اس سے مُنکر لوگ سجدہ گاہوں میں گر پڑیں گے اور اپنی ٹھوڑیوں پر گر پڑیں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے
اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ ۔ تَاللّٰهِ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ ۔ لَا تَثْرِيْبَ
گناہ بخش ہم خطا پر تھے اور پھر تجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ خدا کی قسم خدا نے ہم سب میں سے تجھے چُن لیا اور ہماری خطا تھی جو ہم برگشتہ
عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۔ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۔
رہے تب کہا جائے گا کہ آج جو تم ایمان لائے تم پر کچھ سرزنش نہیں۔ خدا نے تمہارے گناہ بخش دئے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

تفسیر وتشریح

جیسا کہ اس سے قبل یہ ناچیز بیان کر چکا ہے کہ عنداللہ حضور مسیح موعودؑ کیلئے آپ کے مشن کی تکمیل کیلئے ایک زوج اور روحانی بیٹا بھی ہے اور جُملہ الہامات رویا اور کشوف جو آپ کو ہوئے وہ بڑے دائرے میں حضور مسیح موعودؑ کی ذات بابرکات کیلئے ہیں لیکن اندر کے دائرے میں حضرت مرزا رفیع احمد، قمرالانبیاء، یوسف ثانی، ایوب احمدیت کیلئے ہیں اور اُس ساری کیفیت کا ذکر ہے جسکا مُنذر پہلو ہو چکا ہے اور مبشر پہلو کی تکمیل کا بفضل تعالیٰ آغاز ہو چکا ہے اور انشاءاللہ جلد ہی اس قمر مسیح موعود سے گرہن کے اثرات ختم ہو کر شادمانی کا دور شروع ہوگا۔ واللہ اعلم

نمبر۱۰۴ سال ۱۹۰۶ء تذکرہ ص ۵۵۱

حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ ۔ يُؤْتٰى لَهُ الْمُلْكُ الْعَظِيْمُ ۔ وَتُفْتَحُ
خدائے رحمٰن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ اس کو مُلکِ عظیم دیا جائیگا اور خزینے
عَلٰى يَدِهِ الْخَزَآئِنُ ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ وَفِىْ اَعْيُنِكُمْ عَجِيْبٌ ۔ قُلْ
اُس کے لئے کھولے جائیں گے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔

تفسیر وتشریح

الہامات بالا میں اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے جیسا کہ یہ عاجز پہلے بیانات میں تحریر کر چکا ہے کہ خلیفۃ اللہ مرسل ایوب احمدیت جو کہ حضور مسیح موعودؑ کے زوج ہیں اور جن کو قوم نے قبول نہیں کیا اور بے قدری کی، اپنے فضل عظیم سے ایسے اسباب اُسکی نصرت اور تائید کے کرے گا کہ جن لوگوں نے بظاہران کا نام ونشان ختم کرنے کی کوشش کی وہ عجیب طور پر حیران ہونگے کہ کیونکر اللہ تعالیٰ نے اپنے دَست قدرت سے اُسے زندہ اور تابندہ کر دیا اور وہ سب خزائن یعنی علوم قرآن جو اللہ تعالیٰ نے ان کو سکھائے تھے اور ان کی تا حال اشاعت نہیں ہو سکی جب منظر عام پر آئینگے تو سب سعادتمند بھوکوں، پیاسوں کی طرح اس روحانی مائدہ کو پا کرنئی زندگی حاصل کریں گے اور احمدیت کا قافلہ اپنی منزل کی طرف سُرعت سے رواں دواں ہو جائیگا۔
انشاءاللہ

نمبر۱۰۵ سال ۱۹۰۶ء تذکرہ ص ۵۵۴

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ
ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق
وَالْعُلٰى كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔
کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔

تفسیر وتشریح

یہ الہامی بشارت اس عاجز کے نزدیک حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کی ذات بابرکات میں پوری ہو چکی ہے جو کہ باطنی لحاظ سے مسیح موعودؑ کے وارث اور اللہ تعالیٰ کے مرسل ہونے کی وجہ سے حق تعالیٰ کے مظہر ہیں؛ غلبہ پانا جن کے لئے مقدر ہے اور ظاہر میں دیکھا جائے تو آپ حضور مسیح موعودؑ کے پوتے بھی ہیں۔ یہ تو ایک طرح ظاہری تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کے دل میں یہ بات بھی ڈالی ہے کہ پندرہویں صدی میں نازل ہونے والا مرسل مرزا رفیع احمد آپ کا زوج ہے نیز ایوب احمدیت اور آپ کا موعود روحانی بیٹا بھی ہے اور جو پاک وجود سولہویں صدی کے سر پر نازل ہوگا وہ باطنی طور پر حضور مسیح موعودؑ کا پوتا ہوگا اور اُسکے بعد یقینی بشارت ہے کہ تیسری صدی میں ظاہری طور بھی مکمل غلبہ حضور مسیح موعودؑ کو نصیب ہو جائیگا۔ انشاءاللہ۔ واللہ اعلم

نمبر۱۰۶ سال ۱۹۰۶ء تذکرہ ص ۵۵۷

تَرٰى نَصْرًا عَجِيْبًا ۔ وَيَخِرُّوْنَ عَلَى الْاَذْقَانِ۔
کے زلزلہ کے ظہور میں ایک وقت مقرر تک تاخیر کر دیگا تب تو ایک عجیب مدد دیکھے گا اور تیرے مخالف ٹھوڑیوں پر گریں گے یہ کہتے
رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ۔ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كُنْتُ لَا اَعْرِفُكَ۔
ہوئے کہ اے خدا ہمیں بخش اور ہمارے گناہ معاف کر ہم خطا پر تھے۔ اور زمین کہے گی کہ اے خدا کے نبی میں تجھے شناخت نہیں
لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔
کرتی تھی۔ اے خطاکارو! آج تم پر کوئی ملامت نہیں خدا تمہارے گناہ بخش دے گا۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔

تفسیر وتشریح

الہامات بالا میں حضور مسیح موعودؑ کیلئے بڑے دائرے میں اور آپکے نائب کیلئے اندرونی دائرے میں نصرت اور فتح کی بشارت ہے اور بالآخر مخالفین حق پر جب اپنی خطا اور قصور کا اظہار ہو جائیگا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کی ناحق مخالفت کی اور دکھ دیئے تو تب وہ اپنے قصور کی معافی چاہیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی معافی کی قبولیت کے سامان بھی عنایت فرما دیگا اور رحم فرمائیگا۔ واللہ اعلم

نمبر ۱۰۷ | سال ۱۹۰۶ء | تذکرہ ص ۵۶۱

قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔

بہت اختلاف تم دیکھتے۔ ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔

یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَآءِ۔ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ۔

نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام پورا ہو جائے گا۔ اور آج اے مجرمو! تم الگ ہو جاؤ۔

بھونچال آیا اور بشدت آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔[1] هٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

بڑی شدت سے زلزلہ آئے گا اور اُوپر کی زمین نیچے کر دے گا۔ یہ وہی وعدہ ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۸)

[1] اِس بارہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے جیسا کہ یسعیاہ نبی کے زمانہ میں ہوا کہ اس نبی کی پیشگوئی کے مطابق پہلے ایک عورت مسماۃ علمہ کو لڑکا پیدا ہوا۔ پھر بعد اس کے حزقیاہ بادشاہ نے فقہ☆ پر فتح پائی۔ اسی طرح سے اس زلزلہ سے پہلے پیر منظور محمد لدھانوی کی بیوی کو جس کا نام محمدی بیگم ہے لڑکا پیدا ہو گا اور وہ لڑکا اس بڑے زلزلہ کے لئے نشان ہو گا جو قیامت کا نمونہ ہو گا مگر ضروری ہے کہ اس سے پہلے اَور زلزلے بھی آویں۔ اس لڑکے کے مفصلہ ذیل نام ہوں گے: بشیر الدولہ۔ کیونکہ وہ ہماری فتح کے لئے نشان ہو گا۔ کلمۃ اللہ خان۔ یعنی خدا کا کلمہ۔ عالم کباب۔ ورڈ۔ شادی خان۔ کلمۃ العزیز وغیرہ۔ کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہو گا جس سے حق کا غلبہ ہو گا۔ تمام دُنیا خدا کے ہی کلمے ہیں اِس لئے اس کا نام کلمۃ اللہ رکھنا غیر معمولی بات نہیں ہے۔ وہ لڑکا اَب کی دفعہ وہ لڑکا پیدا☆☆ نہیں ہوا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا اَخَّرَہُ اللّٰهُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی یعنی وہ زلزلۃ الساعۃ جس کے لئے وہ لڑکا نشان ہو گا ہم نے اُس کو ایک اَور وقت پر ڈال دیا۔ منہ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۶ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۰)

تفسیر وتشریح

الہامات بالا حضور مسیح موعودؑ اور قمر الانبیاء مرزا رفیع احمد کے متعلق ہیں۔ جب وہ وقت آئیگا کہ آپ دونوں کی شناخت مخالفین پر ہو جائیگی تو اُس وقت فتنوں کے بانی مجرم بے نقاب اور بے اثر ہو جائینگے اور ظاہری اور باطنی طور پر انقلاب عظیم آئیگا اور جو اپنے آپ کو بڑا تصور کرتے تھے وہ چھوٹے کیئے جائینگے اور جو چھوٹے ہیں یعنی جن کو ناحق ذلیل وخوار کیا گیا اُن کا روحانی درجہ لوگوں پر عیاں ہو جائیگا۔ انشاءاللہ

نمبر۱۰۸

۸ستمبر ۱۹۰۶ء (۱) لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیرِ خدا نے ان کو پکڑا اور شیرِ خدا نے فتح پائی۔

تفسیر وتشریح　　　　تذکرہ ص ۵۶۸

الہام بالا میں حضور مسیح موعودؑ کیلئے بڑے دائرے میں اور ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد کیلئے اندرونی دائرہ میں بشارت ہے کہ جولوگ آپ دونوں کے بالمقابل کوئی دعویٰ کرینگے وہ ناکام ونامراد رہیں گے۔ چنانچہ حضور مسیح موعودؑ کے بالمقابل بھی اُنکی زندگی میں دعویدار ہوئے اور انہوں نے آپ کی ہلاکت کی پیشگوئی کی مگر وہ خود ہی ذلت اور خواری کیساتھ ہلاک ہوگئے۔ فلحمد للہ۔

جہانتک حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کا تعلق ہے تو وہ سب خطاب جو آپ کیلئے تھے آپ کے مخالفین نے اپنے لیئے تجویز کر لیئے مثلاً موعود، پوتا۔ اس خلیفۃ اللہ کی موجودگی میں ظاہری خلفاء نے اپنے آپکو یونہی pose کیا اور آپ کے دیدار سے محروم رہے۔ انشاءاللہ وہ وقت دور نہیں جب اللہ تعالیٰ اس عظیم صابر وشاکر شیر خدا کی فتح کے نمایاں سامان فرمادیگا۔ واللہ اعلم

نمبر۱۰۹　　　　۱۷ستمبر ۱۹۰۶ء　　　　تذکرہ ص ۵۷۰

(۶) كُلُّ مُكَذِّبٍ جَآءَ۔ يَآ اَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ [۳]

(۷) مَآ اَنَا اِلَّا كَالْقُرْاٰنِ وَسَيَظْهَرُ عَلٰى يَدَيَّ مَا ظَهَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ [۴]

تفسیر وتشریح

مندرجہ بالا الہامات حضرت یوسف علیہ السلام کی مثل واقعہ کے متعلق ہیں۔ بڑے دائرے میں حضور مسیح موعودؑ کیلئے اور اُسکے اندر حضرت ایوب احمدیت مثیل یوسف مرزا رفیع احمد کیلئے کہ قصوروار بالآخر الٰہی تقدیر سے گھیر لیئے جائیں گے اور اپنے قصوروں کی معافی چاہیں گے اور صدقہ بھی جیسا کہ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے کیا تھا۔

دوسرا الہام اس بات کا مظہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں حضور مسیح موعودؑ اور آپ کا زوج قمرالانبیاء ایوب احمدیت ظلی طور پر تعلیم قرآن کے مظہر اور خلق عظیم پر قائم ہیں اور قرآن پاک کی پاک تعلیم کی تفسیر اُن دونوں کی تحریروں سے دنیا پر ظاہر ہوگی۔ واللہ اعلم

نمبر۱۱۰

۲۶ستمبر ۱۹۰۶ء "اے مظفر تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری بات سُن لی۔ خدا تیرے لئے لڑکا دے گا۔"[۲]
(بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۷ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

تفسیر وتشریح

الہام بالا ۲۶ ستمبر ۱۹۰۶ء میں ہوا اور حضور مسیح موعودؑ کو بشارت تھی کہ فتح وظفر کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ ضرور بیٹا دے گا اور اللہ نے آپکی تفرعات کی قبولیت کی خبر دی۔ اس میں پنہاں طور پر یہ اطلاع تھی کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد فوت ہو جائیگا اور اُسکی جگہ بمنزلہ مبارک آئندہ ذریت میں سے اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا۔ اس عاجز نے یہ معنی اسلئے کیئے کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی پیدائش پر صرف اس بات کا اظہار کیا گیا تھا کہ اللہ چاہے تو لمبی زندگی دے یا وفات دے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ کے کامل علم، غیب اور تقدیر میں یوں مقدر تھا کہ وہ بالآخر واپس بلا لیا جائیگا اسلئے اُس واقعہ سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے یقین دہانی کروادی کہ وہ آپ کے مشن کو نہیں بھولا اور آپکی تائید کیلئے ایک روحانی بیٹا عطا فرمائیگا جو کہ آپ کی ذریت میں سے ہی ہوگا۔ چنانچہ اگلے سال ہی ۱۹۰۷ء میں مبارک احمد فوت ہو گئے اور ان کی وفات کے بہت قریب ہی بمنزلہ مبارک موعود بیٹے کی بشارت اللہ تعالیٰ نے دی۔ فلحمد للہ

نمبر ۱۱۱

جنوری ۱۹۰۷ء "حضور نے تین چار روز کے الہام اور خواب سُنایا۔

(۱) سَاُکْرِمُكَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔ وَّ کَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا۔

(۲) رؤیا۔ شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اُس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ

وہ بادشاہ آیا

دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اِس نے قاضی بننا ہے۔

فرمایا۔ قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائیدِ حق کرے اور باطل کو رَدّ کرے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۱، ۲ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

تفسیر وتشریح

مندرجہ بالا الہام اس ناچیز کے نزدیک حضور مسیح موعودؑ کیلئے اور انکے زوج ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد کو بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ علیٰ الترتیب اُن کے لیئے بہت عزت واکرام کے سامان کرے گا اور یہ کہ وہ ہر قسم کے ظاہری اقتدار رکھنے والوں کو جو تنگ کرتے ہیں اور رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں اپنے کلی اقتدار کے ذریعہ کچل دے گا۔

اور جو رویا صاحبزادہ شریف احمد کے متعلق دیکھی وہ باطنی طور پر اُس روحانی فرزند کیلئے ہے جو کہ قمر الانبیاء ہے اور مسیح موعود ثانی بھی اور مسیح موعودؑ کے سلسلہ کیلئے باعث شرف یعنی حضرت مرزا رفیع احمد۔ کسی قدر بیان اس سلسلہ میں اس سے قبل بیان نمبر ۳۱ میں کرنے کی توفیق ملی ہے۔

مزید انکشاف جو مولیٰ کریم نے کیا وہ یہ ہے پگڑی پہننے سے مراد ہے کہ روحانی خلافت تو مرزا رفیع احمد صاحب کو مل جائیگی مگر ظاہری خلافت جو مثل بادشاہی کے ہے وہ اول ظہور میں نہ ملے گی۔ تاہم وہ کام جو ایک مرسل کے ذمہ ہوتا ہے یعنی تائید حق یا قضا کا کام وہ کر جائینگے اور بعد میں جب اس

ایوب احمدیت کوقوم شناخت کرلے گی پھر کسی تبع کے ذریعہ ظاہری خلافت بھی آپکی ہوجائیگی۔ اسطرح الہام بالا کی وضاحت مزید ہوگئی۔

نمبر۱۱۲

۲۲ جنوری ۱۹۰۷ء "اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا"

اِس وحی کے بعد مَیں کسی کو آواز مار کر اِس طرح سے پکارتا ہوں :۔

فتح فتح

گویا اُس کا نام فتح ہے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۴ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

تفہیم وتشریح

اس ناچیز کے نزدیک **انا یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا** کا الہام اہل بیت حضور مسیح موعودؑ کے اہل خانہ کیلئے عمومی طور پر ہے مگر جو سردار ذریت حضور مسیح موعودؑ ہے اُسکے لئے خصوصی طور پر ہے کہ خواہ ان پر بہت شدائد ومصائب درپیش ہوں انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ ہرقسم کے نفاق اور رجس سے پاک ہوکر رُو بخدا ہوجائیں اور انعامات خصوصی کو پانے والے ہوں۔ ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنے ایک خط میں مجھے تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہرقسم کے نفاق سے پاک اور محفوظ رکھے گا اور یہ کہ ایک بہت بڑی بشارت اُن کو ملی ہے (مکتوب ۲۲۱۔ مکتوبات ایوب احمدیت)۔ جہانتک رویا میں فتح۔فتح کے الفاظ ہیں تو یہ اس عاجز کے نزدیک اُس فاتح الدین کی بشارت سے متعلق ہی ہیں جو کہ نمبر ۱۰۲ میں موعود بیٹے فاتح الدین کے متعلق بیان کرآیا ہوں۔ اس کی مزید تفصیل اور قرینہ کہ یہ الہام باطنی اور اکمل طور پر حضرت مرزا رفیع احمد کی ذات بابرکات میں پورا ہوا آئندہ ایک تفسیری نوٹ نمبر ۱۱۵ میں بھی آئیگا۔

۹ر فروری ۱۹۰۷ء (۱) "اور مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمیں معلوم ہؤا کہ اُس میں ایک سانپ ہے اور پھر ایسا خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے میں سے نکل کر کسی طرف بھاگ گیا ہے۔ اِس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑھے میں قدم رکھا تو اس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہؤا کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں ہے اور اس سانپ نے حرکت کی اور پھر ساتھ ہی اس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا۔ جب باہر کی طرف بھاگنے لگا تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے اور اس کی دو۲ ٹانگیں ہیں۔ ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اِس قدر موٹی ہے جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ۔ مبارک احمد کی والدہ اُس سانپ کی طرف دوڑی اور ایک چاقو سے اس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی۔ پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آگیا اور مَیں اُس کی طرف گیا اور میرے ہاتھ میں ایک چاقو تھا مَیں نے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اُس چاقو سے کاٹ دی بہت آسانی سے کٹ گئی جیسے مُولی یا گاجر۔ اور بہت کچھ پانی زہریلا اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلُودہ رہا۔ مَیں نے اس چاقو کو ایک آگ میں جو قریب ہی سُلگ رہی تھی، ڈال دیا اور اُس سے بڑی بدبُو آئی۔ مجھے اندیشہ ہؤا کہ اس کے زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے مگر کوئی نقصان نہ پہنچا مگر بہرحال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا اور پھر ہم تینوں اس مکان سے جب باہر آئے تو ڈاکٹر عبداللہ سامنے آتے نظر آئے جب قریب پہنچے تو مُسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ دو۲ پُل ٹوٹ گئے۔ مَیں نے دریافت کیا کہ کون کون سا پُل اور کِس کِس مقام کا پُل ٹوٹا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ وہ دو۲ پُل جو ٹوٹے ہیں وہ پنجاب کے پُل ہیں۔ پھر اس کے بعد الہام ہؤا:۔

(۲) اَلْعِیْدُ الْاٰخَرُ تَنَالُ مِنْہُ فَتْحًا عَظِیْمًا۔[۱]

(۳) زندگی بآرام ہو جانا پہلی زندگی سے۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۷ مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

---

[۱] (ترجمہ) ایک اَور عید ہے جس میں تُو ایک بڑی فتح پائے گا۔

نوٹ :۔ ۹ر فروری ۱۹۰۷ء کو مجھے یہ الہام ہؤا کہ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی یعنی غلبہ تجھی کو ہوگا اور پھر اسی تاریخ مجھے یہ الہام ہؤا اَلْعِیْدُ الْاٰخَرُ تَنَالُ مِنْہُ فَتْحًا عَظِیْمًا یعنی ایک اَور خوشی کا نشان تجھ کو ملے گا جس سے ایک بڑی فتح تیری ہوگی جس میں یہ تفہیم ہوئی کہ ممالکِ مشرقیہ میں تو سعد اللہ لُدھیانوی میری پیشگوئی اور مباہلہ کے بعد جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی نمونیا پلیگ سے مَر گیا۔ یہ تو پہلا نشان تھا اور دوسرا نشان اس سے بہت ہی بڑا ہوگا جس میں فتحِ عظیم ہوگی سو وہ ڈوئی کی موت ہے جو ممالکِ مغربیہ میں ظہور میں آئی۔ دیکھئے پرچہ اخبار بدر ۱۴ر فروری ۱۹۰۷ء۔ اِس سے خدا تعالیٰ کا وہ الہام پُورا ہؤا کہ "مَیں دو۲ نشان دکھاؤں گا" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۷، حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۰) یہ الہام ۷ر جون ۱۹۰۶ء کو ہؤا جس کے الفاظ یہ ہیں "دو۲ نشان ظاہر ہوں گے۔" (دیکھئے تذکرہ صفحہ ۵۳۴۔ الہام ۷ر جون ۱۹۰۶ء) (مرتب)

تفہیم وتشریح

مندرجہ بالا رویا اور آخر میں دونوں الہامات کا اس ناچیز کے نزدیک ایک تعلق ہے۔

جہانتک الہام **العید الاخر تنال منہ فتحا عظیما** کا تعلق ہے، حضور نے خود بیان کیا کہ ان کی فتح و نصرت کے اظہار کیلئے اللہ تعالیٰ نے

سعداللہ لدھیانوی اور ڈوئی کو ہلاک کیا اور اسطرح آپکے لئے عید کے سامان کیئے۔ ہم یقینی طور پر آپکی بیان کردہ تفہیم پر ایمان لاتے ہیں۔
علاوہ ازیں رویا بالا کے تعلق سے بھی ان الہامات کی بھی اہمیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اس ناچیز پر کھولی ہے۔
میرے نزدیک اس رویا میں بمنزلہ مبارک احمد نازل ہونے، حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کو درپیش ہونے والے واقعات کی پیشگوئی ہے۔ سوگڑھے میں قدم رکھنے سے مراد یہ ہے کہ جب انہوں نے اصلاح قوم کیلئے اس مشکل کام کا آغاز ۱۹۸۲ء میں انتخاب خلیفہ رابع کے موقعہ پر کیا تو شیطانی اور دجالی قوتیں جو خفیہ طور پر آپکے خلاف سرگرم تھیں کھل کر باہر آگئیں اور یہ زنانہ شیطانی مکروفتن طور پر آپ پر غالب آگیا۔ اس دجل کی دو ٹانگیں ہیں، ایک جہالت کی بناء پر پیدا شدہ عقیدہ یعنی اب آئندہ ظاہری خلافت پر ہی انحصار ہے اور روحانی خلافت سے روگردانی اور دوسری نظام کی ٹانگ ہے جس نے لوگوں کو ایک طرح سے اسیر کرلیا ہوا ہے اور وہ اس سے مخلصی پانے کی کوشش ترک کرچکے ہیں۔
جب اس دجل کی دونوں ٹانگیں اللہ تعالیٰ اپنی نصرت سے کاٹ دے گا تب مسیح موعودؑ کا نور لیکر دوبارہ نازل ہونے والے ایوب احمدیت کو فتح عظیم حاصل ہوجائیگی اور بعد کا دور انکے متبعین کیلئے جوان پر ایمان لے آئیں گے پہلے کی نسبت بآرام ہوجائیگا۔ انشاءاللہ۔ واللہ اعلم
جہانتک دو پل ٹوٹنے کی بات ہے تو یہ تعین کیلئے کسی آئندہ آنے والے واقعہ کا ذکر ہے جسکا تعلق پنجاب سے ہے۔ معبرین نے پُل کی تعبیر حکومت سے بھی کی ہے۔ مسکرانے کی تعبیر منذر ہے یعنی کسی نقصان یا تباہی کی طرف اشارہ ہے۔ واللہ اعلم

نمبر ۱۱۴

۱۸ فروری ۱۹۰۷ء "(۱) کُلُّ الْفَتْحِ بَعْدَہٗ (۲) مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔

یعنی ایک نشان ظاہر ہوگا جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اُس وقت حق ظاہر ہوجائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اُترے گا۔"

(بدر جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

تفسیر وتشریح

ان الہامات میں اُن مبشرات کا اعادہ ہے جو کہ حضور مسیح موعودؑ کو اس سے قبل کئی بار ہوچکی ہیں اور اس عاجز نے چند ایک کی تشریح بھی کی ہے۔
میرے نزدیک ان کا مفہوم یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی خاص نصرت سے حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کیلئے نشان دکھلائے گا اور ان کے منکرین پر جب عیاں ہوجائے گا کہ وہ فی الواقعہ خلیفۃ اللہ تھے تو اللہ تعالیٰ رحم فرما کر اور بہت قریب ہوکر نمایاں طور پر انکی طرف رجوع برحمت ہوگا اور انکی توبہ قبول کرکے ہر قسم کی فتوحات ظاہری و باطنی عطا کرنی شروع کردیگا اور جب تک جماعت ان کو شناخت نہ کریگی اور عزت وتکریم سے ان پر ایمان نہ لائے گی تو وہ سب مشکلات اور مصائب جو بیرونی دنیا سے ان پر اسوقت ہیں وہ ختم نہ ہونگے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے مرسل کی تکذیب کرنے والوں کو کبھی سرفراز نہیں فرماتا۔ واللہ اعلم۔ العیاذ باللہ

نمبر ۱۱۵

۲ مارچ ۱۹۰۷ء "(۱) اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔

تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہلِ خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اے اہلِ بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔

اور پھر انہیں کی طرف اشارہ کر کے الہام ہوا :-

(۲) ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔

۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء **تذکرہ ص ۵۹۵**

(۶) ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ دیئے جائیں گے۔

(۷) اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔

یہ تیسری مرتبہ الہام ہے۔ واللّٰہ اَعلم بالصواب۔

(۸) اَعْجَبَنِيْ مَوْتُكُمْ۔

تفہیم وتشریح

مندرجہ بالا الہام جو اہل بیت کیلئے ہے اُس کی اس عاجز نے اس سے قبل تفسیر کی تھی کہ باطنی طور پر یہ ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد کے متعلق ہے۔ اب مزید قرینہ اُسکا یہ بیان ہوا ہے کہ اس مرد آسمانی کو ایک بھاری امتحان درپیش ہوگا جو مثل حضرت مسیح علیہ السلام اور مثل حضرت امام حسین علیہ السلام اور مثل حضرت یوسف علیہ السلام بھی ہوگا۔ اُسکے علاوہ وہ امتحان ایوب علیہ السلام کی مثل بھی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ یہاں اس بات کا پیشگوئی کے بطور اظہار کرتا ہے کہ یہ امتحان بہت بھاری اور سخت ہوگا اور یہ کہ انشاءاللہ زوج مسیح موعودؑ برضا وُرغبت اس آزمائش کو قبول کر دکھائے گا۔ اسلئے اجرِ عظیم بھی بہت نصیبہ میں ہے۔ آپ کے بالمقابل آپ کو تنگ کرنے والوں کا بھی امتحان ہوگا۔ کچھ تو شناخت نہ کرنے کے باعث اور دکھ پہنچانے کے جرم میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ہلاک ہو جائیں گے اور باقی جو توبہ کریں گے انکو اپنے فضل سے بخش دے گا۔ **اعجبنی مو تکم** کے معنی میرے نزدیک یہ ہیں کہ اس مرد آسمانی ایوب احمدیت کی شناخت نہ کرنے کے باعث ماسوائے چند ایک کے، ایک حیران کن واقعہ ہے یعنی روحانی موت۔ واللہ اعلم

نمبر۱۱۶

۵؍اپریل ۱۹۰۷ء ”(۱) حٰمٓ۔ تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ۔[۵] (۲) راز کھل گیا۔
تفہیم: وہ جو حٰمٓ ہے۔ اس میں خدا کے نوشتہ کے کئی نشان ہیں جو ظاہر ہونے والے ہیں حٰمٓ مقطعات میں کسی کا نام ہے یہی تفہیم ہے۔
(۳) اَلَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ۔[۶]
یہ قومِ مخالف کی طرف اشارہ ہے۔ ساتھ کا فقرہ بھول گیا۔ واللہ اعلم۔“
(بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۲)

تفہیم وتشریح

مندرجہ بالا الہام نمبر ا میں جو پہلا حصہ ہے یعنی حٰمٓ اسکے متعلق جو انکشاف اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں جسکا نام یعنی صفاتی نام حلیم مسیح یا حلیم منصور ہے۔ یعنی وہ منصور جو مسیح موعودؑ کی مدد کیلئے ازل سے مقدر تھا اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشگوئی فرمائی اور ابوداوٗد میں درج ہے اور اُس مسیح کیلئے بھی یعنی آپ کی ذریت میں سے جو مثیل مسیح آنے کی پیشگوئی حضور مسیح موعودؑ نے فرمائی ہے (روحانی خزائن جلد ۳۔ ص ۳۱۸) کے متعلق ہیں۔ یہ عاجز گزشتہ کئی مقامات پر بیان کر آیا ہے کہ یہ مرد آسمانی حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد ہیں جنہوں نے اپنی قوم سے انتہائی دکھ اٹھائے (حلیم کے معنی دکھ اٹھانے والے کے بھی ہیں) اور بالآخر لوگوں پر یہ راز کھل جائے گا کہ نظامیوں نے ان سے دجل کر کے ”سبت“ میں ان سے خلاف ورزی کروائی۔ سبت سے مراد یہ ہے کہ وہ وقت جو کہ صدی کا آخر ہوتا ہے اور جسے حضور مسیح موعودؑ نے لیلۃ القدر بھی کہا ہے، کو نظرانداز کر کے اُس وقت کے مصلح کو تلاش نہ کیا اور صرف ظاہری خلافت کی طرف دھیان دیا اور روحانی خلیفہ جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرسل ہو کر آتا ہے اسکی تکذیب کی اور ڈھٹائی سے اُس پر ابھی تک اصرار کر رہے ہیں حالانکہ حضور مسیح موعودؑ نے وصیت فرمائی تھی کہ اس وقت تک سب ملکر کام کرو جب تک کوئی روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے الوصیت میں اسقدر اجازت دی تھی کہ سلسلہ بیعت جو آپ کے نام سے شروع ہوگا صرف اسوقت تک رہے گا جب تک سنت اللہ کے مطابق آنے والی صدی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مرسل ہو کر مسیح موعودؑ کی مدد کیلئے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک عارضی انتظام تھا اور منشاء حضور مسیح موعودؑ کا اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے موافق یہ تھا کہ جب آئندہ مرسل نازل ہو تو اُس وقت انجمن، جملہ افراد جماعت اور جو بھی اُسوقت ظاہری طور پر بیعت لیکر انکا خلیفہ یا رہنما ہو وہ سب آئندہ آنے والے مرسل کی اطاعت کریں۔ مگر ہوا یہ کہ خلیفہ ثالث اور انکے ہمنوا انجمن والوں اور خود خاندان مسیح موعودؑ کے بہت سے افراد نے اور اکثر عہدیداران نے وصیت حضور مسیح موعودؑ کے برعکس آئندہ کسی مجدد، مرسل یا ظلی نبی کے نزول کا انکار کر دیا اور اسطرح مرسل من اللہ ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد کی تکذیب کر کے اس الہام کے مصداق ہو گئے جو بہت منذر ہے یعنی **الذین اعتدوا منکم فی السبت** اور جنکے لئے قرآن پاک میں بہت سخت الفاظ ہیں یعنی سبت میں زیادتی کرنے والوں کو بندر کہا گیا ہے۔ العیاذ باللہ۔